احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 5- جون 2000ء

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 5 جون 2000ء- ربیع الاول 1421 ہجری- 5 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 125

آخرت کے لئے تیاری

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اس قدر رقت طاری ہو گئی کہ زمین آنسوؤں سے نم ہو گئی پھر فرمایا۔

میرے بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کر رکھو

(سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب الحزن والبكاء حديث 4185)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے (دنیا و آخرت میں نامراد) کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو! کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 51-52)

(دین حق) میں یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی ہے کہ ہر ایک کو قبر میں ہی ایسا جسم مل جاتا ہے کہ جو لذت اور عذاب کے ادراک کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہم ٹھیک نہیں کہہ سکتے کہ وہ جسم کس مادہ سے تیار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ فانی جسم تو کالعدم ہو جاتا ہے۔ اور نہ کوئی مشاہدہ کرتا ہے کہ درحقیقت یہی جسم قبر میں زندہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات یہ جسم جلایا بھی جاتا ہے اور عجائب گھروں میں لاشیں بھی رکھی جاتی ہیں اور مدتوں تک قبر سے باہر بھی رکھا جاتا ہے۔ اگر یہی جسم زندہ ہو جایا کرتا تو البتہ لوگ اس کو دیکھتے مگر بایں ہمہ قرآن سے زندہ ہو جانا ثابت ہے۔ لہٰذا یہ ماننا پڑتا ہے کہ کسی اور جسم کے ذریعہ سے جس کو ہم نہیں دیکھتے انسان کو زندہ کیا جاتا ہے اور غالباً وہ جسم اسی جسم کے لطائف جوہر سے بنتا ہے۔ تب جسم ملنے کے بعد انسانی قویٰ بحال ہوتے ہیں۔ اور یہ دوسرا جسم چونکہ پہلے جسم کی نسبت نہایت لطیف ہوتا ہے اس لئے اس پر مکاشفات کا دروازہ نہایت وسیع طور پر کھلتا ہے اور معاد کی تمام حقیقتیں جیسی کہ وہ ہیں کما ھی ہی نظر آ جاتی ہیں۔ تب خطا کرنے والوں کو علاوہ جسمانی عذاب کے ایک حسرت کا عذاب بھی ہوتا ہے۔ غرض یہ اصول متفق علیہ (دین) میں ہے کہ قبر کا عذاب یا آرام بھی جسم کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے اور اسی بات کو دلائل عقلیہ بھی چاہتے ہیں۔ کیونکہ متواتر تجربہ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ انسان کے روحانی قویٰ بغیر جسم کے جوڑ کے ہرگز ظہور پذیر نہیں ہوتے۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 13 ص 70-71 کتاب البریہ ص 70-71)

جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ WEB SITE

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے انٹرنیٹ پر جو ویب سائٹ شروع کی گئی ہے اس کے لئے اگر کوئی احمدی میٹریل (material) بھیجنا چاہیں تو وہ اپنے امیر صاحب کی وساطت سے درج ذیل پتے پر لندن بھجوا دیں۔

Rafiq Hayat
MTA WEB SITE
16 Gressen Hall Rd.
London SW18 5QL U.K.
FAX: + 44 181 870 0684

مجاہدین تحریک جدید زندہ جاوید ہیں

○ تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین کی قربانی قیامت تک زندہ رکھنے کے بارہ میں ہمارے محبوب امام نے 8- نومبر 96ء کے خطبہ جمعہ میں اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دفتر اول کے 62 سال پورے ہوئے ہیں اور 63 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ یعنی 62 سال پہلے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا۔ اور آج بھی دفتر اول میں شامل لوگ زندہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں بھی ان سے ایک ہوں اور بہت سے ہیں۔ اور دفتر اول ابھی تک جاری ہے اور جو فوت ہو گئے ہیں ان کی طرف سے جو زندہ ہیں انہوں نے ان کے کھاتوں کو زندہ کر دیا ہے۔ اس لئے اس پہلو سے یہ دفتر کبھی نہیں مرے گا ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کا تریسٹھ واں سال شروع ہے"

جن احباب جماعت کے بزرگ دفتر اول کے مجاہد تھے اور انہوں نے تا حال ان بزرگوں کے کھاتے بحال نہیں کروائے وہ جلد دفتر وکالت مال اول تحریک جدید سے رابطہ قائم فرما کر اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے کھاتے بحال کروائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم نواب چوہدری محمد دین صاحب

10- مارچ 2000ء بروز جمعتہ المبارک بیت فضل لندن میں منعقدہ مجلس عرفان میں سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے مکرم بشیر حیات صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مکرم نواب محمد دین صاحب (مرحوم) کا تعارف کروایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ اسے الفضل میں بھی شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ مکرم نواب چوہدری محمد دین صاحب کے تعارف پر مشتمل یہ نوٹ ہدیہ قارئین ہے۔

(ادارہ)

محترم نواب صاحب کی پیدائش تلونڈی عنایت خان میں 1872ء میں ہوئی۔ 1880ء میں آپ کی ابتدائی تعلیم شروع ہوئی اور آپ نے پسرور اور سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کا تعلق راجپوت باجوہ خاندان سے تھا اور آپ کے بزرگ راجہ فتح چندجی نے اسلام قبول کیا تھا جو (آئینہ اکبری کے مطابق) صوبہ پسرور کے گورنر تھے۔ ان کی اولاد میں سے عنایت اللہ خان ہوئے جن کے نام سے قصبہ تلونڈی عنایت خان بسا۔ آگے ان کے لڑکے دیندار صاحب کی اولاد سے جناب خان بہادر اور پھر چوہدری نواب محمد دین صاحب ہوئے۔

محترم نواب صاحب نے میٹرک کر کے بطور پٹواری ملازمت شروع کر دی۔ 1891ء میں آپ نائب تحصیلدار ہوئے اور 1894ء میں آپ کو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ بنا دیا گیا۔ 1898ء میں آپ ڈیرہ اسماعیل خان میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور 1901ء میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنائے گئے۔ 1904ء سے 1906ء تک دہلی میں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور آپ کی خدمات کا اعتراف خواجہ حسن نظامی نے بہت خوبی کے ساتھ کیا۔ 1910ء میں نواب صاحب کو والئی ریاست مالیر کوٹلہ نے حکومت سے مستعار لیا اور آپ کو مہتمم بندوبست مقرر کیا۔ آپ کے اس کام کی تعریف کرنل گیرے پولیٹیکل ایجنٹ پنجاب نے بہت کی اور ان خدمات کے صلہ میں 1918ء میں آپ کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا۔ 1919ء میں آپ "سب ڈویژنل آفیسر" پاکپتن اور خانیوال رہے۔ 1922ء میں کچھ عرصہ پونچھ حکومت نے آپ کی خدمات مستعار لیں اور آپ وہاں مہتمم بندوبست اور ریونیو آفیسر کام کرتے رہے۔ اسی سال ضلع رہتک میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے۔ 1924ء میں آپ کو ریاست بہاولپور نے مستعار لیا لیکن وہاں کی پارٹی بازی کی وجہ سے آپ ایک سال بعد ہی واپس آگئے اور آپ کو ضلع شیخوپورہ کا ڈپٹی کمشنر لگایا گیا۔ 1928ء میں آپ ریٹائرڈ ہوئے تو الوداعی پارٹی میں پنجاب کے گورنر سر جفری باؤنٹ مورنسی اور سردار بوٹا سنگھ پریذیڈنٹ پنجاب کونسل نے آپ کی بہت تعریف کی۔

اکتوبر 1930ء میں آپ نے کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کا انتخاب جیتا اور 1931ء میں آپ کو ریاست جے پور کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ تقریباً پانچ سال وہاں آپ مقیم رہے اور حکومت نے نواب کا خطاب دیا۔ پھر چھ سال تک ریاست جودھپور کے ریونیو منسٹر رہے۔

ایک دفعہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کا راز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری ماں نے مجھے تین باتوں کی نصیحت کی تھی جن پر میں عمل پیرا رہا ہوں: اول' والدین کی خدمت۔ دوم' صبح سویرے جاگنا۔ سوم' ہر اپنے سے بڑے اور راستہ پر ملنے والے کو سلام کہنا۔

1889ء میں آپ سیالکوٹ میں ہائی سکول کے طالب علم تھے جہاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مدرس تھے۔ آپ روزانہ عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود سے متاثر تھے لیکن بیعت کرنے میں توقف رہا جس کا آپ کو آخر تک افسوس رہا' چنانچہ آپ نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔

پندرہ جولائی 1949ء کو محترم نواب صاحب نے 77 سال کی عمر میں وفات پائی تو حضرت مصلح موعود نے نئے مرکز سلسلہ کے قیام کے سلسلہ میں کی جانے والی آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا:

"جس طرح میرے قادیان سے نکلنے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب کے ہاتھ سے سرانجام پانا تھا۔ اسی طرح ایک نئے مرکز کا قیام ایک دوسرے آدمی کے سپرد تھا جو پیچھے آیا اور کئی لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ میری مراد نواب محمد دین صاحب مرحوم سے ہے جن کی اس ہفتہ میں وفات واقع ہوئی ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی وفات کی وجہ سے ربوہ میں کوئی ایسا نشان مقرر کیا جائے جس کی وجہ سے جماعت ہمیشہ ان کی قربانیوں کو یاد رکھے اور اس بات کو مت بھولے کہ کس طرح ایک اسی سالہ بوڑھے نے جو محنت اور جفاکشی کا عادی نہیں تھا' جو ڈپٹی کمشنر اور ریاست کا وزیر رہ چکا تھا' جو صاحب جائیداد اور متمول آدمی تھا۔ 1947ء سے 1949ء کے شروع تک باوجود اس کے کہ اس کی طبیعت اتنی مضمحل ہو چکی تھی کہ وہ طاقت کا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا' اپنی محنت اور اپنے آرام کو نظرانداز کرتے ہوئے رات اور دن ایک کر دیا کہ کسی طرح جماعت کا نیا مرکز قائم ہو جائے۔ سینکڑوں دفعہ وہ افسروں سے ملے' ان سے جھگڑے کئے' لڑائیاں کیں' منتیں اور خوشامدیں کیں اور پھر مرکز کی تلاش کے لئے بھی پھرتے رہے...... ہمارے مرکز کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ بڑی اہم چیز تھی۔ اگر ہمارا نیا مرکز کامیاب ہو گا اور ہمیں یقین ہے وہ کامیاب ہو گا تو یہ ایک ایسی ہی اہمیت رکھنے والی چیز ہو گی جیسے کہ دنیا کے بڑے بڑے مذہبی مرکزوں کی تعمیر اہمیت رکھتی تھی۔ مقامات مرکزی کا قیام ایک بہت بڑا کام ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جدید مرکز کے قیام کا سہرا یقیناً نواب محمد دین صاحب مرحوم کے سر پر ہے اور یہ عزت اور رتبہ انہی کا ہے۔ جب تک یہ جماعت قائم رہے گی' لوگ ان کے لئے دعا بھی کریں گے اور ان کی قربانی کو دیکھ کر نوجوانوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہو گا کہ وہ ان جیسا کام کریں۔ کجا ایک بوڑھا' بیمار اور کمزور آدمی اور کجا اس کی یہ حالت کہ وہ دن کو بھی وہاں موجود ہے اور رات کو بھی وہاں موجود ہے اور رپورٹیں پیش کر رہا ہے کہ آج میں فلاں سے ملا تھا' آج فلاں سے ملا تھا...... وفات سے دس دن پہلے انہوں نے مجھے لکھا کہ اب ربوہ میں تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے اور چونکہ یہ کام نگرانی چاہتا ہے اور میری صحت ٹھیک ہو گئی ہے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ ربوہ چلا جاؤں اور کام میں مدد دوں۔ سینکڑوں کام دنیا میں ہوتے ہیں لیکن بہت برکت والا ہے وہ آدمی جس سے کوئی ایسا کام ہو جائے جو اپنے اندر تاریخی عظمت رکھتا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام کا ان کے ہاتھ سے ہونا ان کی کسی بہت بڑی نیکی کی وجہ سے تھا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ پیچھے آئے مگر آگے گزر گئے۔ جب تک یہ مرکز قائم رہے گا ان کا نام بطور یادگار دنیا میں لیا جائے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ قادیان کے واپس مل جانے پر اس مرکز کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ اول تو ہمیں ایک ہی وقت میں کئی مرکزوں کی ضرورت ہے' دوسرے یہ مرکز ایک پیشگوئی کے تحت قائم کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اس کو خاص امتیاز حاصل ہے کہ ربوہ کے نام کے ساتھ نواب محمد دین صاحب کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7- اپریل 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 102

ریکارڈ شدہ:- 2-11-96
کلاس نمبر 220

پیشگوئی

فرمایا

واقعہ بعد میں ہو اور بات آپ پہلے کر دیں اس کو کیا کہتے ہیں؟ پیشگوئی بعض پیشین گوئی بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں پیش اور پیشین دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ مگر اردو میں زیادہ تر پیشگوئی کہتے ہیں۔ پیشگوئی کا مطلب ہے ہم کل کی بات آج کر دیں۔ اگلے سال کی بات آج کر دیں یا اگلے سو سال کی بات کر دیں۔ پیش گوئی کا مطلب ہے وقت سے پہلے بات کر دینا۔ کہ یہ ہو جائے گا۔

اگر وہ ہو جائے تو یہ خدا کی طرف سے اس شخص کی سچائی کی نشانی ہے جو پیشگوئی کرے اور اسی طرح ہو جائے جیسے اس نے کہا ہو۔ اگر وہ کہے کہ مجھے اللہ میاں نے بتایا تھا یا بتایا ہے کہ یہ کام ایسے ہو جائے گا اور پھر ویسا ہی ہو جائے اس کو کہتے ہیں یہ پیشگوئی جو خدا کی طرف سے ہے۔

اور اگر انسان اپنے خیال سے باتیں بنائی جائے اور پھر ایسا نہ ہو تو وہ پیشگوئی کس کی طرف سے ہوتی ہے؟ شیطان کی طرف سے۔ پیشگوئی خدا کی طرف سے بھی ہوتی ہے اور شیطان کی طرف سے بھی اور پیشگوئی دنیا کے علماء کی طرف سے بھی ہوتی ہے۔ ان کو بتاتا کوئی نہیں وہ آثار پڑھتے ہیں۔

ڈاکٹر ایک مریض کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا یہ نہیں کہ ان کو خدا نے بتایا ہے اس لئے کہ عقل بتاتی ہے ان کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس وقت یہ علامت آ گئی یہ علامت آگئی بھوک بند کھانا بند تکلیف بڑھ رہی ہے۔ جسم میں پانی اکٹھا ہو رہا ہے۔ ہوش وحواس گم ہو رہے ہیں۔ بلڈ پریشر قابو میں نہیں آ رہا ہے۔ گردے فیل ہو گئے تو یہ پیشگوئی کرنا کہ مریض مرجائے گا کوئی ولی کا کام تو نہیں ہے۔ عام موٹی بات ہے ایسا ہونا ہی ہے۔

دل

اللہ میاں نے انسان کے اندر ایک عضو بنایا ہے ایک ٹکڑا ہے جو پمپ کرتا ہے اور خون سارے جسم میں دوڑاتا ہے۔ ہر وقت یہاں پمپ کرتا رہتا ہے۔ بہت محنت کرتا ہے مسلسل ساری زندگی۔ تم لوگ سو جاتے ہو تمہارا دل نہیں سوتا۔ اور مسلسل محنت کرتا جاتا ہے اتنا زبردست پمپ ہے۔ کئی ٹن کا پریشر ہے ہر دھڑکن پہ دل اتنا بوجھ برداشت کرتا ہے کہ خون سارے جسم میں گردش کرتا ہے۔

نور فرقان

محترمہ شوکت ہادی صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

حضرت جبریلؑ نے حضرت خدیجہؓ کو سلام بھجوایا

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

انہیں جنت میں موتیوں سے بنے گھر کی بشارت دی گئی

آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ اسد قریش سے تھا۔ اور آپ کی کنیت ام ہند تھی۔

پہلی شادی

آپ کی پہلی شادی ابوہالہ ہند بن زرارہ بن نباش سے ہوئی۔ ابوہالہ سے آپ کا ایک بیٹا اور بیٹی تھی۔ بیٹے کا نام ہند اور بیٹی کا نام زینب تھا۔

دوسری شادی

ابوہالہ کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی عتیق بن عائذ سے ہوئی۔ عتیق بن عائذ سے بھی آپ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا۔ اور ایک بیٹی تھی جو شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھی۔

تیسری شادی

عتیق بن عائذ کی وفات کے بعد آپ بعثت نبوی سے پندرہ سال قبل آنحضرت ﷺ کے عقد مبارک میں آئیں۔

آپ نہایت معزز، دولت مند اور شریف خاتون تھیں اور شرافت کی وجہ سے آپ کا نام "طاہرہ" مشہور ہو گیا تھا۔

آنحضرتؐ سے آپ کا تعارف

آنحضرت ﷺ مکہ میں اپنی شرافت، صداقت، امانت اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے بہت معروف تھے۔ جب حضرت خدیجہؓ کو آپ کے ان اوصاف کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کو پیغام بھیج کر درخواست کی کہ آپ میرا مال تجارت لے کر شام جائیں۔ آپ کو اس کا اجر میں دوسرے تجار کی نسبت زیادہ دوں گی۔ آپ کے ساتھ میرا غلام میسرہ جائے گا۔

حضورؐ نے آپ کی اس درخواست کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپؐ حضرت خدیجہ کا مال لے کر میسرہ کے ساتھ شام روانہ ہو گئے۔ راستہ میں حضورؐ نے ایک معبد کے قریب ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ راہب نے جب حضور کو دیکھا تو میسرہ (غلام جو ساتھ تھا) سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ میسرہ نے جواب دیا اہل حرم میں سے قریش کا ایک آدمی ہے۔ تو راہب نے کہا یہ شخص نبی معلوم ہوتا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ مکہ واپس تشریف لائے تو میسرہ نے یہ سارا واقعہ حضرت خدیجہؓ کو بتایا۔ حضرت خدیجہؓ اس سے بہت متاثر ہوئیں۔ آپ حضورؐ کے اخلاق حسنہ سے پہلے ہی متاثر تھیں آپ کو حضورؐ کے ساتھ شادی کے لئے رغبت پیدا ہوئی۔ (اسد الغابہ)

حضرت نفیسہ بنت منیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ ایک معزز، صابرہ اور کثیر المال خاتون تھیں۔ جب آپ بیوہ ہوئیں تو قریش کا ہر معزز شخص آپ سے شادی کی تمنا رکھتا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کا تجارتی سامان لے کر سفر پر گئے اور بہت زیادہ منافع کے ساتھ واپس لوٹے تو حضرت خدیجہؓ کو آپؐ سے شادی کے لئے رغبت پیدا ہوئی۔ حضرت نفیسہ کہتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ نے مجھے آنحضرت ﷺ کی طرف بھیجا کہ میں رازدارانہ طور پر شادی کے بارہ میں آپ کی رائے معلوم کروں۔ تو میں نے آپؐ سے عرض کی کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا "مافی یدی شئی" میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر میں نے کہا اگر پیسوں کی احتیاج کے بغیر یہ کام ہو جائے اور عورت بھی صاحب مال و جمال اور ہم کفو ہو تو پھر آپؐ کی کیا رائے ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا خدیجہ! تو آپ نے رضامندی ظاہر فرمادی (اصابہ)

حضرت خدیجہؓ کی طرف سے آپ کے چچا عمرو بن اسد نے ولایت کی ذمہ داری سرانجام دی (استیعاب) شادی کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال تھی اور حضورؐ کی عمر 25 سال تھی۔ یعنی آپ عمر میں 15 سال بڑی تھیں۔

شادی کی تقریب

آنحضرت ﷺ کی اس پہلی شادی کی تقریب میں عرب کے رواج کے مطابق حضرت خدیجہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام عزیز و اقارب شامل ہوئے اور دف بھی بجائی گئی۔ آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ (جنہوں نے آنحضرتؐ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا) اپنے گاؤں سے اس شادی میں شرکت کے لئے آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو حضرت خدیجہؓ نے ان کو چالیس بکریاں اس مبارک شادی کی خوشی میں تحفہ کے طور پر دیں کہ انہوں نے آپ کے محبوب خاوند کو بچپن میں دودھ پلایا تھا۔

(تراجم سیدات بیت النبوۃ ڈاکٹرہ عائشہ۔ قاہرہ)

اس سے حضرت خدیجہؓ کی آنحضرت ﷺ سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو شادی کے پہلے روز ظاہر ہوئی۔ پھر بعد میں تو آپ نے اپنا سب مال و دولت اور اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ آنحضرت ﷺ پر نچھاور کر دیا اور ہر موقع پر آنحضرت ﷺ کے لئے معین و مددگار اور تسکین قلب کا موجب بنیں۔ چنانچہ جب غار حرا میں آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی "اقراء باسم ربك الذي خلق....." تو اس کے بعد آنحضرت ﷺ گھر واپس آئے۔ آپ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا کہ مجھے کمبل اوڑھادو۔ چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھایا۔ جب آپؐ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ سنایا۔ اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا "خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ کمزوروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔"

(بخاری)

آنحضرت ﷺ نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ پینے سے قبل کچھ دن ابولہب کی لونڈی ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ حضرت خدیجہؓ ثوبیہ کی بہت عزت کرتی تھیں اور انہیں اعزاز دیتی تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے ابولہب کو یہ پیغام بھجوایا کہ ثوبیہ کو میرے پاس فروخت کر دیں (یعنی میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں) لیکن ابولہب نے ایسا نہ کیا۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ ہجرت کے لئے تشریف لے گئے تو بعد میں ابولہب نے ثوبیہ کو آزاد کر دیا۔

آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں قیام کے دوران بھی ثوبیہ کا بہت خیال رکھا۔ آپؐ باقاعدہ ثوبیہ کو مکہ میں اس کی وفات تک کپڑے وغیرہ اور دوسرے تحائف بھجواتے رہے۔ ثوبیہ کی وفات 7 ہجری میں ہوئی (اصابہ)

حضرت خدیجہؓ کی اولاد

آنحضرت ﷺ کی ساری اولاد سوائے حضرت ابراہیمؓ کے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ آپ کے بطن سے درج ذیل بچے پیدا ہوئے۔

حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ حضرت قاسم کے نام پر آنحضورؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ (بعض روایات میں لڑکوں کی تعداد دو کی بجائے آٹھ بتائی گئی ہے)

(السیرۃ الحلبیہ)

امام زرقانی لکھتے ہیں:-

"حضرت خدیجہؓ کے ہر بچے کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہوتا۔ بچی کا عقیقہ وہ ایک بکرا کرتیں تو بچے کا دو۔ اور دودھ بچے کو خود نہ پلاتیں۔ عرب کے کھاتے پیتے گھرانوں کے رواج کے مطابق دایہ ہی بچے کو پالتی۔"

حضرت خدیجہؓ اور شعب ابی طالب

شعب ابی طالب میں آپ نے بڑھاپے کی عمر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر کامل وفا کرتے ہوئے تمام تکالیف برداشت کیں اور اڑھائی تین سال قید کا یہ عرصہ بہت صبر کے ساتھ گزارا۔ جب انتہائی تکلیف کا یہ دور ختم ہوا اور آنحضرت ﷺ اس حصار سے باہر آئے تو کچھ ہی عرصہ بعد آپؐ کے چچا ابوطالب کی وفات ہوئی۔ اس موقعہ پر حضرت خدیجہ بیمار تھیں اور صاحب فراش تھیں اس لئے ابوطالب کے اہل خانہ سے تعزیت کے لئے نہ جاسکیں۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات اور تدفین

ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی۔ اس طرح آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں 65 سال کی عمر میں ہجرت مدینہ سے تین سال قبل یعنی 10 نبوی میں وفات پائی۔

تاریخ اسلام میں اس سال یعنی 10 نبوی کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ کو مکہ کے قبرستان "حجون" میں دفن کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ آپ کی قبر میں اترے اور خود اپنے ہاتھوں سے آپ کو دفن کیا۔ آپ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ کیونکہ نماز جنازہ کے بارہ میں ابھی احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ (اصابہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی اس وقت ابھی نماز جنازہ وغیرہ کے بارہ میں حکم نازل نہیں ہوا تھا (اصابہ)

آپ کی زندگی میں آنحضرت ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔ نکاح کے وقت آپ کی عمر چالیس سال اور وفات کے وقت 65 سال تھی۔ اس طرح آپ کا آنحضرت ﷺ سے رفاقت کا عرصہ پچیس سال ہے۔ آپ خاص الٰہی حکمت کے تحت آنحضرت ﷺ کی زوجیت میں

آئیں۔ آپ عورتوں میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر ایمان لائیں۔ اور المسلمۃ الاولیٰ کا لقب آپ کو عطا ہوا۔ (اصابہ)

رسول کریم ﷺ کی حضرت خدیجہؓ سے محبت

آنحضرت ﷺ کو حضرت خدیجہؓ سے بے حد محبت تھی۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے "انی قد رزقت حبھا" کہ مجھے تو خدیجہ کی محبت پلادی گئی ہے۔

حضرت خدیجہؓ کا ہار

غزوہ بدر میں آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے خاوند ابوالعاص بن الربیع (جو حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ کے بیٹے تھے اور ابھی حالت کفر میں تھے) کفار مکہ کے ساتھ لشکر میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے آئے۔ چنانچہ بعض دوسرے قیدیوں کے ساتھ ابوالعاص بھی قید ہوئے۔

حضرت زینبؓ نے مکہ سے اپنے خاوند کو قید سے رہائی دلانے کے لئے فدیہ میں اپنا وہ ہار بھیجا جو آپ کو آپ کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے شادی کے موقعہ پر جہیز میں تحفہ دیا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ کی اس ہار پر نظر پڑی تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ فرمایا یہ تو خدیجہ کا ہار ہے۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اگر تم پسند کرو تو زینب کا مال اس کو واپس کر دو۔ صحابہ نے فوراً یہ مال واپس کر دیا اور آنحضرت ﷺ نے اس شرط پر ابوالعاص کو رہا کیا کہ مکہ جا کر زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیں۔ چنانچہ حسب وعدہ انہوں نے حضرت زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیا اور کچھ عرصہ کے بعد خود بھی اسلام قبول کر لیا۔

ہالہ کی آواز سن کر خدیجہؓ یاد آگئیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ گھر میں آتے جاتے حضرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

ایک موقعہ پر حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ مدینہ میں آنحضرت ﷺ کو ملنے آئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی آواز گھر کے صحن میں سنی۔ آپ کی آواز حضرت خدیجہؓ سے بہت ملتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے بے ساختہ فرمایا۔ "اللھم ھالۃ" اس پر حضرت عائشہؓ کہنے لگیں۔ آپ کیا اس بوڑھی قریشی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عطا فرما دی ہے۔

اس پر آنحضرت ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا اللہ کی قسم! اللہ نے اس سے بہتر بیوی مجھے عطا نہیں کی۔ خدیجہؓ اس وقت میری صداقت پر ایمان لائیں جبکہ سب نے میری تکذیب کی۔ اور یہ اس وقت میری معین و مددگار بنیں جبکہ کوئی میرا مددگار نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد بھی تو اسی سے عطا فرمائی ہے۔"

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے عہد کیا کہ میں کبھی اس طریق پر حضرت خدیجہؓ کا ذکر نہیں کروں گی۔

حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں

آنحضرت ﷺ جب بھی جانور کی قربانی کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھجواتے۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا: کہ مجھے خدیجہ کے پیاروں سے پیار ہے۔ (اصابہ)

حضرت خدیجہؓ کو جنت میں گھر کی بشارت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک گھر عطا ہونے کی بشارت دی تھی۔

حضرت جبریلؑ نے حضرت خدیجہؓ کو سلام پہنچایا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آرہی ہے اور اس کے پاس برتن ہے جس میں کھانا وغیرہ ہے۔ جب یہ آپؐ کے پاس پہنچیں تو ان کو ان کے رب کا اور میرا سلام پہنچائیں اور انہیں جنت میں ایک ایسے محل کی بشارت دیں جو موتیوں کا ہوگا۔ جس میں کوئی شور اور بے آرامی نہیں ہوگی۔

حضرت خدیجہؓ خود بھی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ:۔

"ایک روز آپ آنحضرت ﷺ کے لئے کھانا لئے ہوئے حضور کی تلاش میں مکہ کی پہاڑیوں کی طرف نکلیں۔ راستہ میں آپ کو حضرت جبریلؑ ایک آدمی کی شکل میں ملے اور جبریلؑ نے آپ سے نبی کریم ﷺ کے بارہ میں پوچھا۔ آپ ڈر گئیں کہ شاید یہ شخص نبی کریمؐ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ بعد میں آپ نے آنحضرتؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو جبریلؑ تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کا سلام پہنچاؤں اور جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دوں جو موتیوں والا ہوگا۔

اس پر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اور جبرئیل پر بھی سلام ہو اور آپؐ پر بھی سلام اور خدا کی رحمت ہو۔"

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

"مجھے حضورؐ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر حالانکہ میری شادی سے تین سال قبل وہ وفات پا چکی تھیں اور میں نے آپ کو دیکھا بھی نہ تھا۔ لیکن حضورؐ ان کی وفات کے بعد اکثر ان کی خوبیوں کا ذکر کرتے رہتے تھے اور انہیں بہت محبت سے یاد کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کی وفات تک اور کوئی شادی نہیں کی"۔

فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت خدیجہؓ کی وفات پر دس سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اس موقع پر بھی حضرت خدیجہؓ کی یاد تازہ ہوگئی اور رسول کریمؐ نے رہائش کے لئے اس جگہ کا انتخاب فرمایا جو (قبرستان سے باہر) حضرت خدیجہؓ کی قبر کے نزدیک ترین جگہ تھی اور وہاں آپ کا خیمہ نصب کیا گیا۔ (طبری)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

چغل خوری سے اجتناب ضروری ہے

جتنے بھی چغل خوری کے نتیجہ میں فساد پھیلتے ہیں اور قریبی قریبیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور بعض دفعہ وہ فساد لمبے ہو کر رشتوں کے انقطاع پر جا پہنچتے ہیں۔ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں' خونی رشتے بھی ایسے ٹوٹتے ہیں کہ پھر ان کا جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان پر آپ سب نے کبھی نہ کبھی نظر ڈالی ہوگی جو میں اپنی یادداشت سے یہ باتیں مستحضر کر رہا ہوں اپنے ذہن میں ان دونوں باتوں کا بہت گہرا تعلق مجھے دکھائی دے رہا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ ایک شخص یا خصوصاً چونکہ خواتین میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے خواتین سے معذرت کے ساتھ میں خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک خاتون نے کوئی بات کی وہ بات اس خاتون تک پہنچی جس کے متعلق بات ہوئی تھی اور ایسے رنگ میں پہنچی جس میں کچھ زیادہ تلخی پائی گئی' بجائے اس کے کہ بعینہٖ اسی طرح پہنچتی۔ اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعینہٖ اسی طرح پہنچا دی جاتی ہے۔ مگر بات ایسی ہے جس کے نتیجہ میں لازماً ان دونوں کے تعلقات نے بگڑنا تھا۔ جب وہ سننے والی یہ بات سنتی ہے تو پہلے عہد کر کے سنتی ہے کہ میں آگے کسی سے بات نہیں کروں گی۔ تو سب سے پہلے اس کے دو مونہہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ بات سنتی ہے اور پھر طیش میں آکر بلاتوقف دوسری خاتون پر حملہ آور ہوتی ہے' دھاوا بول دیتی ہے اس پر' اور اس کا سارا عہد کہ میں خاموش رہوں گی اور اپنے تک رکھوں گی وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے تو اس کے دو مونہہ بن گئے اور جو سنانے والی ہے اس کے پہلے ہی دو مونہہ ہو چکے ہیں کیونکہ جب وہ مجلس میں بیٹھی تھی تو امانت پہ بات ہو رہی تھی اور اگر واضح طور پر نہیں بھی کہا گیا تھا تو ایک عام دستور سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب ایک انسان کسی تیسرے شخص کے متعلق کسی سے بات کرتا ہے جو کچھ ناپسندیدہ پہلو رکھتی ہے تو اس یقین اور اعتماد پر کرتا ہے کہ یہ بات اسے آگے نہیں پہنچائے گا ورنہ اگر پہنچانی ہو تو وہ خود کیوں نہ پہنچا دے تو دو مونہوں سے بات شروع سے ہی چل رہی ہے۔ ایک سننے والی کے دو مونہہ بن گئے اور پھر جب وہ واپس پہنچے گی لڑنے کے لئے تو پھر یہ دو منہ پر آگے دو، دو منہ بنتے چلے جائیں گے۔ وہ کہے گی جھوٹ بول رہی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ میں نے تو یہ کہا تھا اور وہاں سے پھر ایک جھوٹ کا تیسرا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات اگر اس نے کہا بھی ہو تو پھر دوسرے معنے پہنانے کی کوشش کرتی ہے بعض دفعہ دوسری کو جھوٹا کر دیتی ہے پھر وہ آتی ہے لڑتی ہوئی' لعنتیں ڈالتی ہوئی کہ تم نے یہی کہا تھا وہ کہتی ہے یہ میں نے نہیں کہا تھا تو ایک مونہہ جب پھٹ کر دو مونہہ بنتا ہے تو پھر پھٹتا چلا جاتا ہے اس کا پھر ایک مونہہ بننا بہت ہی مشکل کام ہے اور ایسے فسادات میں سب سے مشکل پڑتی ہے فیصلہ کرنے کی کیونکہ ہر گواہی پھٹی ہوئی ہے اور اگر وہ کچھ حصہ مان بھی جائے تو کہے گی میرا یہ مطلب تو نہیں تھا میرا تو یہ مطلب تھا۔

جس طرح سیاست دان آج کل کہہ دیتے ہیں ہر بیان پہ ان کے بھی دو مونہہ ہو جاتے ہیں بے چاروں کے۔ تو یہ جو دو مونہوں والی بات ہے حضور اکرم ﷺ کی بہت گہری ہے اور اس سے سوسائٹی کی بہت سی بیماریاں کھل کر ہمارے سامنے واضح ہو جاتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں ان کا علاج پھر ممکن ہے۔ تو اس کا علاج یہی ہے کہ ایسی باتوں سے گریز کیا جائے جن کے متعلق انسانی تجربہ ہے کہ ہمیشہ آگے پہنچتی ہیں اور بدل کر پہنچتی ہیں اور بگڑ کر پہنچتی ہیں تو اول تو اگر کسی بھائی میں یا کسی بہن میں کوئی برائی دیکھی جائے تو خود بتانا چاہئے اس کو۔ یہ ایک مونہہ والی بات ہے اور خود بتائے اور اگر وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اس کے سننے کے نتیجے میں تو ہو سکتا ہے کہ کہنے کا انداز بے ہودہ ہو مگر بالعموم اگر شریفانہ انداز میں ہمدردی سے بات کی جائے تو بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہو جائے تو پھر اس کا قصور ہے جس نے بات سنی یا اس کا قصور ہے۔ جس نے بات کہی تو بظاہر نیک نیتی سے ہے لیکن دل میں زخم لگانے کی نیت ہے۔ پس آگے پھر یہ صورت حال ایسی ہے کہ اس کا باریک تجربہ کرنا پڑتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6۔ جنوری 1995ء)

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

صفائی اور پاکیزگی کے اہتمام کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کے متعلق فرمایا (ترجمہ) ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے (سورۃ التین) انسان کو ودیعت کردہ فطری اوصاف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ آدمی صاف ستھری غذا کھانا پسند کرتا ہے۔ کھانے کے قریب مکھی یا کوئی اور کیڑا آجائے تو طبیعت میں گھن پیدا ہوتی ہے۔ جس راستہ میں کوئی بدبودار چیز پڑی ہو آدمی ادھر جانے سے بچتا ہے۔ دھوئیں اور گرد کو دیکھ کر فوراً ہاتھ رومال کی طرف بڑھتا ہے۔ کپڑوں پر کیچڑ وغیرہ لگ جائے تو آدمی ان کو پاک صاف کرتا ہے۔ آج کا انسان اچھی طرح جانتا ہے کہ بہت سی بیماریاں اور ان کے جراثیم گندگی کی وجہ سے جنم لیتے ہیں اس لئے جسم اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ صفائی اور پاکیزگی انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ دین حق ایک مکمل دین اور دین فطرت ہے۔ اس لئے یہ امر عیاں ہے کہ دین حق میں پاکیزگی اور صفائی کی طرف بے حد توجہ دی گئی ہے۔ مغربی دنیا تو خود اعتراف کرتی ہے کہ پندرھویں صدی عیسوی کے آغاز تک وہ لوگ Dark Ages میں رہتے تھے۔ (دین) کی ہی برکت سے سپین کے ذریعے یورپ کو تمدنی اور علمی ترقی کے آغاز کا سبق اور علم حاصل ہوا۔ ورنہ اس زمانہ میں تو یورپ میں نہانے کا بھی رواج نہیں تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور نصرت کے طفیل جماعت احمدیہ نے دین کی عظمت۔ برکت اور تمکنت کو پھر سے سارے جہاں میں قائم کرنا ہے اس لئے ہمیں صفائی کے اصولوں اور حکمتوں کو بھی وسیع پیمانے پر پھیلانا چاہئے۔ اور اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ ہمارے ہاں صفائی و پاکیزگی کا معیار بلند سے بلند تر ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ اس سے صفائی کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ اعراف رکوع 3 میں فرمایا گیا ہے۔ (ترجمہ) ”اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت اختیار کر لیا کرو۔“ اس کے متعلق تفسیر صغیر میں یہ نوٹ ہے ”یعنی (بیت الذکر) جانے سے پہلے ہی اپنے دلوں کو پاک کر لیا کرو اور ظاہری صفائی کپڑے اور بدن کی بھی کر لیا کرو۔“ ظاہر ہے جب اللہ کے گھر کا رخ کرنے سے پہلے ہی صفائی کا حکم دیا گیا ہے تو بیت الذکر کے اندر کی یعنی عمارت اور چٹائیوں وغیرہ کی صفائی تو اور بھی ضروری ہو گی۔ یعنی جب سب لوگ صاف اور پاک جسم اور کپڑوں کے ساتھ دلوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد سجاتے ہوئے اللہ کے گھر میں داخل ہوں گے تو وہاں کے ماحول کو وہ لازماً پاک صاف رکھیں گے۔ اس کی وضاحت کے لئے ایک مثال عرض ہے اگر ایک جگہ پر کسی خاص ضیافت یا تقریب کا انتظام کیا گیا ہو تو اس میں شامل ہونے والے لوگ خاص اہتمام کے ساتھ اچھا لباس زیب تن کر کے وہاں جاتے ہیں۔ اس لئے جس جگہ پر ایسی تقریب کا انتظام کیا جاتا ہے اور جہاں پر ایسے مہمانوں نے بیٹھنا اٹھنا ہوتا ہے اس جگہ کی تیاری اور سجاوٹ بھی بہت توجہ اور عمدگی سے کی جاتی ہے۔ تاکہ وہاں کا سارا ماحول ہی پاکیزہ اور عمدہ ہو جائے۔

لباس کی اہمیت

انسان کے لئے لباس بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے (ترجمہ) ”اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے ایک ایسا لباس پیدا کیا ہے جو تمہاری چھپانے والی جگہوں کو چھپاتا ہے اور زینت (کا موجب بھی) ہے اور تقویٰ کا لباس تو سب سے بہتر لباس ہے۔“ (سورۃ اعراف رکوع 2) یعنی لباس کے دو بڑے فائدے بیان فرمائے۔ 1۔ پردے اور حفاظت کے طور پر۔ اس میں موسم کے اثرات کا لحاظ رکھ کر لباس پہننے کا مفہوم بھی داخل ہے گویا Exposure سے بچنے کی تلقین ہو گئی۔ 2۔ لباس وجہ زینت ہوتا ہے۔ موزوں لباس میں انسان ظاہری طور پر بھی اچھا اور باوقار نظر آتا ہے۔ بہرحال اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ زینت کے لئے لباس کا زرق برق اور بہت قیمتی ہونا ضروری ہے۔ لباس بے شک سادہ ہو لیکن صاف ستھرا ہونا چاہئے۔ مندرجہ بالا آیت کے آخر میں فرمایا ”اور تقویٰ کا لباس تو سب سے بہتر ہے۔“ یعنی جس طرح لباس ہمارے سارے جسم کو ڈھانپتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اس طرح مومن کی پوری زندگی اور ہر میدان میں اس کا عمل تقویٰ سے مزین و مامون ہونا چاہئے۔ صرف لباس کی ظاہری چمک دمک یا سجاوٹ کوئی معنی نہیں رکھتی۔

دو بزرگوں کے ایمان افروز اقوال

تذکرۃ الاولیاء نامی کتاب میں پہلے بزرگوں کے بڑے سبق آموز حالات اور واقعات درج ہیں۔ حضرت بایزید بسطامی کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے ایک مرید نے ظاہرداری اور تفاخر سے کام لیتے ہوئے حضرت بایزید کے قدموں کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مرشد کی اس طرح پیروی کرنی چاہئے جیسے میں کر رہا ہوں کچھ دیر بعد اس نے حضرت بایزید سے پوستین کا ایک ٹکڑا بطور تبرک مانگا۔ حضرت اس کی ظاہرداری سے واقف تھے فرمایا میرے لباس کے ٹکڑے کا کیا ذکر تمہیں تو میری کھال سے بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنا دل نہ بدلو۔

دوسرا واقعہ حضرت امام جعفر صادق کا ہے۔ ایک بار آپ بہت قیمتی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے بطور اعتراض کہا کہ آپ اس قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ آپ نے اس کے من کی آنکھیں کھولنے کے لئے کہا کہ اس لباس کو چھو کر دیکھو۔ جب اس نے لباس کو ہاتھ لگایا تو کشفی طور پر اسے یوں محسوس ہوا کہ وہ ٹاٹ کا کپڑا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس لباس کی حیثیت ٹاٹ کی سی ہے اسے پہن کر کوئی تفاخر کا جذبہ میرے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔

مختصراً یہ کہ سادہ اور قیمتی لباس دونوں صحیح ہیں اصل چیز تقویٰ اور فروتنی ہے۔

لباس کی صفائی کی اہمیت

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے لباس ہمیشہ پاکیزہ اور صاف ستھرا ہونا چاہئے اور بیت الذکر میں جاتے ہوئے اور بھی اہتمام چاہئے کہ لباس کا کوئی حصہ میلا کچیلا نہ ہو جو کہ بیت الذکر کی زینت اور احترام کے خلاف ہو اور دوسرے لوگوں کی تکلیف کا باعث بنے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ سردیوں میں لوگ جرابیں ضرور استعمال کرتے ہیں اس میں سب سے زیادہ احتیاط اور صفائی کی ضرورت ہے۔ پسینے وغیرہ سے جرابیں جلد میلی ہو جاتی ہیں۔ اگر زیادہ دن گزر جائیں تو ان میں بو پیدا ہو جاتی ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے بے حد کوفت بلکہ اذیت کا باعث بنتی ہے۔ جرابوں کو جلد جلد دھو لینا چاہئے۔ اس میں دوسروں کے فائدے کے علاوہ اپنی بھی اچھائی اور سیلف ریسپیکٹ کا راز موجود ہے۔

ایک سبق آموز لطیفہ

میلی جرابوں کے سلسلہ میں ایک انگریز افسر کے بیرے کا لطیفہ نما واقعہ ہے۔ اس انگریز افسر کا دوست ان کے ہاں ملنے آیا تو بیرے نے کافی بنا کر پیش کی جسے مہمان نے بہت پسند کیا اور اپنے انگریز دوست سے دریافت کیا کہ آپ کا بیرا کافی بنانے کے لئے کیا خاص طریقہ استعمال کرتا ہے۔ اس انگریز نے اپنے بیرے سے پوچھا تو اس نے بتایا ”میں کافی تیار کرنے کے بعد آپ کی جراب کافی کے برتن کے اوپر رکھ کر اس میں سے کافی چھان کر پیش کرتا ہوں۔ یہ جواب سن کر انگریز افسر آگ بگولہ ہو گیا اور غصے سے پوچھا ”تم کافی کو میری جرابوں سے چھانتے ہو“؟ بیرے نے فوراً جواب دیا ”صاحب میں آپ کی نئی اور صاف جرابوں کو ہرگز خراب نہیں کرتا بلکہ میں تو کافی چھاننے کے لئے آپ کی بوسیدہ اور میلی کچیلی جرابیں استعمال کرتا ہوں۔“ خدارا اپنی جرابوں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کبھی کوئی بیرا آپ کی جرابیں کافی کی تیاری کے لئے چرانے پر مجبور ہو جائے۔

تعمیر مسجد قبا

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی تھی جس کا نام قبا تھا۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے قبل کئی مہاجرین مکہ سے آ کر اس بستی میں ٹھہر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے جب خود ہجرت فرمائی تو مدینہ جانے سے قبل اس بستی میں قیام فرمایا۔

یہاں آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جسے مسجد قبا کہتے ہیں۔

مسجد کی تعمیر میں آپ نے خود صحابہ کے ساتھ مزدوروں کی طرح حصہ لیا۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا قریب کی پتھریلی زمین سے پتھر جمع کر کے لاؤ پتھر جمع ہو گئے تو حضور نے خود قبلہ رخ ایک خط کھینچا۔ اور خود اس پر پہلا پتھر رکھا۔ پھر بعض بزرگ صحابہ سے فرمایا اس کے ساتھ ایک ایک پتھر رکھو۔ پھر عام اعلان فرمایا کہ ہر شخص ایک ایک پتھر رکھے۔

صحابہ بیان کرتے ہیں کہ حضور خود بھاری پتھر اٹھا کر لاتے یہاں تک کہ جسم مبارک جھک جاتا۔ پیٹ پر مٹی نظر آتی صحابہ عرض کرتے۔

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ یہ پتھر چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے مگر آپ فرماتے نہیں تم ایسا ہی اور پتھر اٹھا لاؤ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 ص 318 مکتبۃ ابن تیمیۃ قاہرۃ)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اس موقع پر جوش دلانے والے شعر پڑھتے تھے اور آنحضرت ﷺ قافیہ کے ساتھ بلند آواز سے آواز ملاتے تھے۔

(وفاء الوفاء جلد اول ص 179 تا 181 نور الدین سمہودی۔ مطبع آداب مصر 1326ھ)

غور فرمائیے

ہم سب جانتے ہیں کہ لہسن اور پیاز حلال اور مفید چیزیں ہیں۔ اور روزمرہ کے سالن اور سلاد وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ کچا لہسن اور پیاز ایک خاص بو رکھتے ہیں۔ اس لئے ارشاد نبوی ہے کہ یہ چیزیں کھا کر بیت الذکر میں نہیں آنا چاہئے تاکہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ غور فرمائیے ایک حلال اور مفید چیز کو بیت الذکر میں آتے وقت استعمال کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ وہ ایک خاص قسم کی وقتی بو پیدا کرتی ہے تو پھر کس قدر احتیاط اور اہتمام کی ضرورت ہے کہ گندی جرابیں خدا کے گھر میں ہرگز نہ لائی جائیں جو دوسروں کے لئے بے حد تکلیف کا باعث بن سکتی ہیں۔ اسی طرح خانہ خدا کی چٹائیاں (آج کل دریاں) بھی ضرور وقتاً فوقتاً دھلائی جائیں تاکہ وہ ہمیشہ صاف ستھری اور عمدہ حالت میں رہیں۔ بچپن میں اردو کی ایک نظم صفائی کے متعلق پڑھی تھی۔ جس کا یہ سبق آموز شعر اب تک یاد ہے۔

صفائی کو رکھو ہمیشہ عزیز
صفائی سے اچھی نہیں کوئی چیز

بیسویں صدی میں
اہم شخصیات کا قتل

1901ء امریکا کے صدر ولیم مکنلے پر 6 ستمبر1901ء کو پولینڈ سے تعلق رکھنے والے انارکسٹ لیون زولگوز نے اس وقت قاتلانہ حملہ کیا جب وہ ایک نمائش کا افتتاح کر رہے تھے۔ 8 روز تک موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد 14 ستمبر1901ء کو وفات پا گئے۔

1903ء سربیا کے بادشاہ الیگزینڈر اور ملکہ ڈراگا کو 11 جون 1903ء کو فوج کے کچھ ناراض افسران نے دو کرنیلوں کی قیادت میں قتل کر دیا۔ اس وقت قتل کا فوری سبب بادشاہ کا وہ منصوبہ تھا جس کے تحت اسے جنگی اسکول کو بلغراد سے کسی دوسرے مقام پر منتقل کرنا تھا۔ اس کے علاوہ ملکہ ڈراگا کے کردار پر بھی بعض افراد بے حد معترض تھے۔

1908ء یکم فروری 1908ء کو لزبن میں پرتگال کے بادشاہ کارلوس اول اور اس کے ولی عہد لوئی کو فوج کے ایک سارجنٹ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مشتعل عوام نے غیظ و غضب کے عالم میں قاتل کو قتل کر دیا۔ اس طرح تمام واقعے کے محرکات پر ہمیشہ کے لئے پردہ پڑ گیا۔

1909ء جاپان کے گورنر جنرل شہزادہ ہیر ہیٹو کو ایک قوم پرست کوریائی نے کوریا میں 26۔ اکتوبر1909ء کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

1911ء 14 ستمبر1911ء کو روس کے انتہا پسند وزیر اعظم پیٹر اسٹولی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

1914ء 28 جون 1914ء کو آسٹریا کے شہزادے آرچ ڈیوک فرانز فرڈی ننڈ کو سربیا کے دورے کے دوران ایک طالب علم نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ قتل جنگ عظیم اول کا سبب بنا۔

1918ء زار روس نکولس دوم اور اس کا پورا خاندان 16 جولائی 1918ء کو اکاٹرن برگ کے ایک تہہ خانے میں قتل کر دیا گیا۔ اس قتل کے ذمہ دار مقامی بالشویک تھے۔

1919ء 20 فروری 1919ء کو والی افغانستان امیر حبیب اللہ خان کو جلال آباد سے متصل نعمان کیمپ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

1921ء 4۔ نومبر1921ء کو جاپان کے وزیر اعظم تاکاشی ہارا کو ٹوکیو کے ریلوے اسٹیشن پر قتل کر دیا گیا۔

1922ء 22۔ اگست 1922ء کو آئرش فری اسٹیٹ کی پہلی عبوری حکومت کے وزیر اعظم اور فوج کے کمانڈر انچیف مائیکل کولنز کو ان کے آبائی قصبے کارک میں ایک نامعلوم شخص نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

1934ء 25 جولائی 1934ء کو آسٹریا کے چانسلر اینگل برٹ ڈولفس کو قتل کیا گیا۔
9۔ اکتوبر کو یوگوسلاویا کے بادشاہ الیگزینڈر کو فرانس میں قتل کر دیا گیا۔

1937ء 11۔ اگست 1937ء کو عراق کے ڈکٹیٹر بکر کو قتل کیا گیا۔

1945ء 45ء میں مصری وزیر اعظم میرپاشا کو قتل کیا گیا۔

1947ء 19 جولائی 1947ء کو برما کی جدوجہد آزادی کے معمار انگ سان کو پوری کابینہ سمیت قتل کر دیا گیا۔

1948ء 30 جنوری 48ء کو ایک ہندو انتہا پسند ناتھورام گوڈسے نے ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے رہنما موہن داس کرم چند گاندھی کو قتل کر دیا۔

1951ء 20 جولائی 1951ء کو اردن کے بادشاہ عبداللہ کو یروشلم کی مسجد میں مصطفیٰ شاکر نامی شخص نے پشت پر گولی مار کر ہلاک کر دیا۔
16۔ اکتوبر1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ (لیاقت باغ) میں ایک جنونی سید اکبر نے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو ریوالور سے پے در پے فائر کرکے شہید کر دیا۔

1955ء 2 جنوری 1955ء کو پانامہ کے صدر ریمون کو قتل کر دیا گیا۔

1963ء 22 نومبر1963ء کو امریکا کے صدر جان ایف کینیڈی کو ڈلاس میں قتل کر دیا گیا۔

1966ء 6 ستمبر1966ء کو جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ہنرک وڈورڈ کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ان کے چیمبر میں کام کرتے ہوئے ان کے چوکیدار نے چاقو کے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا۔

1968ء 4۔ اپریل 1968ء کو امریکا میں شہری حقوق کے علمبردار سیاہ فام رہنما مارٹن لوتھر کنگ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔
6 جون 1968ء کو امریکا کے سابق صدر، جان ایف کینیڈی کے چھوٹے بھائی اور ڈیموکریٹک پارٹی کے ممکنہ امیدوار سینیٹر رابرٹ ایف کینیڈی کو فلسطینی حریت پسند سرحان نے پے در پے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔

1973ء 11 ستمبر1973ء کو چلی کے صدر سلواڈور آلندے کو باغیوں کے ایک گروہ نے صدارتی محل میں گھس کر قتل کر دیا۔

1978ء 9 مئی 78ء کو اٹلی کے ممتاز سیاستدان آلڈو مورو کو قتل کر دیا گیا۔ جنہیں قتل سے دو ماہ قبل اغوا کیا گیا تھا۔ اغوا کنندگان اپنے ساتھیوں کی رہائی چاہتے تھے۔

1979ء 26 نومبر79ء کو کوریا کے صدر پارک چنگ کو قتل کر دیا گیا۔

1981ء 6۔ اکتوبر1981ء کو مصر کے صدر انور السادات کو قاہرہ میں پریڈ کے دوران چار مسلح فوجیوں نے فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا۔
30۔ اگست 1981ء کو ایران کے صدر محمد علی رجائی اور وزیر اعظم ڈاکٹر محمد جواد کو بم دھماکے میں قتل کر دیا گیا۔

1983ء 21۔ اگست 1983ء کو فلپائن کے اپوزیشن لیڈر مسٹر بنیگنو اکینو کو منیلا ایئرپورٹ پر قتل کر دیا گیا۔

1986ء 28 فروری 1986ء کو سویڈن کے وزیر اعظم اولوف پامے کو ایک شخص نے اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا جب وہ سینما گھر سے پیدل اپنے گھر جا رہے تھے۔

1987ء یکم جون 1987ء کو لبنان کے وزیر اعظم رشید کرامے کو قتل کر دیا گیا۔

1991ء 21 مئی 1991ء کو راجیو گاندھی کو بھارت میں بم دھماکے میں ہلاک کر دیا گیا۔

1992ء 29 جون 1992ء کو الجزائر کے صدر محمد بدائف کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

1993ء یکم مئی 1993ء کو سری لنکا کے صدر رانا سنگھے پریماداسا کو قتل کر دیا گیا۔

1995ء 4 نومبر1995ء کو اسرائیل کے وزیر اعظم اسحاق روبن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ یکم جنوری 2000ء)

حفظان صحت

آنکھوں کیلئے عام ہدایات

☆ جذبات اور احساسات سے بھی بینائی پر اثر پڑتا ہے غصے سے مشتعل ہونا۔ زیادہ رنج کرنا۔ بکثرت آنسو بہانا۔ یہ سب باتیں بینائی کے لئے مضر ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

☆ پاؤں کے تلووں کو صاف رکھنا۔ ٹھنڈے پانی سے منہ ہاتھ کو دھونا۔ کھلی ہوا میں پھرنا۔ باغوں اور سبزہ زاروں کی سیر۔ چاندنی راتوں میں نورانی فضا کا لطف اٹھانا بینائی کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ تنگ اور کیل یا اسٹار لگے ہوئے جوتے پہننا نقصان دہ ہے۔ بعض لوگ ایک ہی موزہ کئی کئی دن پہنتے ہیں جس سے وہ بے حد گندا ہو جاتا ہے یہ بھی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔

☆ آنکھوں کی کئی بیماریاں چھوت سے لگ جاتی ہیں ایسے امراض کے مریضوں کا صابن یا تولیہ استعمال نہیں کرنا چاہئے اکثر لوگوں کو ککروں کی بیماری محض چھوت سے لگ جاتی ہے۔

☆ گرد و غبار اور دھواں بھی آنکھوں کے دشمن ہیں زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی ہوا سے بھی آنکھوں کو محفوظ رکھنا چاہئے زیادہ چمک دار چیزوں پر نظر جمانا مناسب نہیں۔ تیز دھوپ سے بچاؤ کے لئے بہت ہلکے آسمانی رنگ کی عینک مفید ہے نیلے سبز اور سیاہ رنگ کی چیزوں کی طرف دیکھنے سے آنکھوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

☆ زیادہ دیر تک پڑھنے لکھنے کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا فائدہ مند ہے صبح کے وقت اور رات کو سوتے وقت آنکھوں کو ٹھنڈے پانی کے چھپکے دینے چاہئیں۔ آئی گلاس کی مدد سے آنکھوں کا دھونا زیادہ مفید ہے۔ اسے آپ عام کیمسٹوں کے یہاں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو زور زور سے ملنے کی بجائے اسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹوں سے دھو ڈالو۔ اور ہلکے ہلکے ملو۔ یا آنکھ میں پڑی ہوئی چیز کو آہستہ سے باہر کی طرف پونچھ ڈالو۔

☆ مٹی کے تیل کے لیمپ کے بالکل قریب نہ بیٹھو اور نہ اسے خواب گاہ میں رکھو۔ لیکن اگر رکھنا ہی پڑے تو کھڑکی میں رکھ دینا چاہئے۔

☆ اگر روشنی یکایک کم یا زیادہ ہو جائے یا اندھیرے میں یک دم تیز روشنی ہو جائے۔ تو آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لو۔

☆ ہر گھنٹے کے بعد آنکھوں کو دو تین منٹ آرام دو۔ آنکھوں کو بار بار جھپکانے سے بھی تکان دور ہو جاتی ہے۔

☆ اگر کسی سر سے اونچی چیز کو دیکھنا ہو تو صرف آنکھوں کو اوپر نہ اٹھاؤ۔ بلکہ سر کو بھی ان کے ساتھ حرکت دو۔

OOO

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کی دوستی قربان نہیں کریں گے

چین نے کہا ہے کہ بھارت سے تعلقات کے لئے پاکستان کی دوستی قربان نہیں کریں گے۔ بھارتی اور چینی صدر کی ملاقات میں چینی صدر کی طرف سے پاک بھارت تنازعات مذاکرات سے حل کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

لندن میں مزید دھماکوں کا خطرہ

برطانیہ کی انسداد دہشت گردی پولیس نے برطانوی عوام کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعرات کے روز لندن کے ہیمر سمتھ پل پر ہونے والا بم دھماکہ مزید دھماکوں کا نکتہ آغاز ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا عوام چوکنا اور بیدار رہیں۔

سری نگر میں جلسہ پر بم سے حملہ

مقبوضہ کشمیر میں حزب اختلاف کے سینئر رکن پارلیمنٹ مولوی افتخار انصاری اور ان کے دس حامی ان کے جلسے پر دستی بموں کے حملے سے زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے ایک فوجی ہیڈ کوارٹر اور اسلحہ ڈپو پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ مجاہدین نے اننت ناگ اسلام آباد میں اسلحہ کے دوسرے بڑے ڈپو پر تین راکٹ فائر کئے۔ دھماکوں سے فوجی بیرک بھی تباہ ہو گئی۔ راجوری کے علاقہ نوشہرہ میں دھماکوں سے فوجی ہیڈ کوارٹر کی عمارت تباہ ہو گئی۔ ایک افسر ہلاک اور درجنوں فوجی زخمی ہو گئے۔

جاپان کی پارلیمنٹ تحلیل

جاپان کی پارلیمنٹ تحلیل کر دی گئی ہے۔ عام انتخابات کے لئے اس سے پہلے ہی 25- جون کی تاریخ طے کی جا چکی ہے۔ پارلیمنٹ توڑنے کا حکم نامہ ایوان زیریں کے سپیکر نے پڑھ کر سنایا۔ جاپانی وزیراعظم یوشیرو موری کو گذشتہ چند روز سے ملک بھر میں تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ ان کے خلاف پارلیمنٹ میں تحریک ملامت بھی پیش کی گئی تھی۔ جاپانی وزیراعظم کی مقبولیت میں اچانک کمی پارلیمنٹ توڑنے کا سبب بنی۔

سابق ترک وزیراعظم عدالت میں

ترکی کے سابق وزیراعظم مسعود یلماز بدعنوانی کے الزام میں سپریم کورٹ میں پیش ہوں گے۔ ترکی پارلیمنٹ کی کمیٹی نے اتفاق رائے سے گذشتہ روز ان کا کیس سپریم کورٹ میں بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔

آچے کا باغی لیڈر قتل

انڈونیشیا میں علیحدگی پسندی کے رجحانات رکھنے والے جزیرے آچے میں باغی لیڈر ٹیکو کو قتل کر دیا گیا۔ اس سے آچے میں طے پانے والا امن معاہدہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ علیحدگی پسندوں نے پٹرول بم پھینک کر پولیس سٹیشن کی عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

امریکہ کی طرف سے روس کو پیشکش

امریکہ نے روس کو فوجی تعاون کی پیشکش کر دی ہے۔ واشنگٹن طویل عرصہ سے میزائل جیسے شعبوں میں ماسکو کے ساتھ تعاون کا خواہشمند ہے روس کے صدر پیوٹن نے امریکی ٹی وی این بی سی کو انٹرویو میں کہا کہ امریکہ روس یورپ اور ان کے اتحادی مل کر ہی ایٹمی خطرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ روسی صدر کلنٹن کے دورہ روس کے دوران انہیں "بدمعاش جوہری طاقتوں" کے خلاف مل جل کر کام کرنے کی تجویز پیش کروں گا۔

الجزائر میں 6 قتل

الجزائر کے شمال مشرقی علاقے میں حکومت کے مخالف افراد نے 6- افراد کو قتل کر دیا۔ 15 باغیوں نے ایک گاؤں پر حملہ کیا اور قتل کرنے کے بعد ساتھ تین عورتوں کو بھی لے گئے۔

اسرائیل فلسطین خفیہ مذاکرات

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان خفیہ مذاکرات ایک بار پھر شروع ہو گئے ہیں۔ سٹاک ہوم میں فلسطین اسرائیل مذاکرات 11- روز قبل تعطیل کا شکار ہو گئے تھے۔

بقیہ صفحہ 2

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کلام محمود

عزیزم ظہیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم کے ساتھ سنایا۔

کرو جان قربان راہ خدا میں
بڑھاؤ قدم تم طریق وفا میں

فرشتوں سے مل کر اُڑو تم ہوا میں
مہک جائے خوشبوئے ایماں فضا میں

ہوا کیا کہ دشمن ہے ابلیس پیارو
خدا نے نوازا ہے ہر دو سرا میں

ہے قرآن میں جو سرور اور لذت
نہ ہے مثنوی میں نہ بانگ درا میں

محبت رہے زندہ تیرے ہی دم سے
تو مشہور عالم ہو مہر و وفا میں

خدا کی نظر میں رہے تو ہمیشہ
ہو مشغول دل تیرا ذکر خدا میں

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم نجیب احمد فہیم صاحب شفٹ انجینئر شاہ تاج شوگر ملز و ناظم اطفال ضلع منڈی بہاؤالدین کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2-6-2000 بروز جمعۃ المبارک کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے "جزیل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

بچہ محترم ملک سلطان علی ریحان صاحب ریٹائرڈ لیکچرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ (فجی میں راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کا نواسہ ہے۔

بچے کے والدین حضرت مولانا اسماعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم کے نواسہ اور نواسی ہیں بچے کے نیک سیرت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال کراچی سے بذریعہ ٹرین آرہے تھے کہ بالمقابل والی برتھ سے ایک صاحب حالت نیند کی وجہ سے اوپر آن گرے۔ جس کی وجہ سے ان کے بائیں بازو میں فریکچر ہو گیا۔ کافی تکلیف میں ہیں۔ نیز ان کا نواسہ عزیزم نبیل احمد ابن چوہدری اعجاز احمد صاحب ایڈووکیٹ گردن توڑ بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر فرماتے ہیں خاکسار ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر، خون میں شکر کی زیادتی، معدہ میں السر اور عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ اسی طرح عاجز کی اہلیہ محترمہ بھی پیٹ کے بعض عوارض اور عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم اویس احمد صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کی نانی اماں سلیمہ بی بی صاحبہ قریباً ایک ماہ سے فالج سے بیمار ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں، خوراک کی نالی سے پانی یا دودھ دیا جارہا ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمالک خان صاحب شکرانی آف جماعت احمدیہ بستی شکرانی ضلع بہاولپور کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم نیر محمود صاحب قائد علاقہ ضلع جہلم و آزاد کشمیر کے چھوٹے بھائی مکرم خرم محمود صاحب آف جرمنی ابن محترم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سابق صدر جماعت کالا گوجراں کا نکاح مکرمہ عظمیٰ منصور صاحبہ بنت مکرم سیمی منصور احمد صاحب جہلم کے ساتھ مورخہ 29-3-2000 جہلم میں ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر کے ساتھ مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نگران حلقہ جنوبی مجلس انصاراللہ اسلام آباد کے بہنوئی مکرم محمد شیر خان صاحب موضع ٹوپی (صوبہ سرحد) مورخہ 23-5-2000 کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے صوابی ہسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جنازہ میں پشاور، مردان تربیلہ کے احباب نے شرکت کی۔ نماز جنازہ مکرم ارشاد احمد خان صاحب انجینئر امیر جماعت پشاور نے پڑھائی۔ اور دعا بھی بعد از تدفین آپ نے کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم نذیر احمد انجم صاحب معلم وقف جدید کے بڑے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم صوفی غلام حسین صاحب محلہ جلال آباد جھنگ صدر گردے فیل ہونے کی وجہ سے مورخہ 22- مئی کو 4 بجے بعمر 34 سال وفات پا گئے۔ اسی رات 9 بجے مکرم ظفر الحق صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

کامیابی

○ عزیزہ آسیہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد چہل صاحب جٹ صدر جماعت عینووالی ضلع نارووال نے سالانہ امتحان 2000ء میں جماعت نہم میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شکرگڑھ ضلع نارووال میں 706 نمبر حاصل کر کے اپنی کلاس میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے احباب جماعت سے مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3 جون۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 5-جون۔ غروب آفتاب۔ 7-14
منگل 6-جون۔ طلوع فجر۔ 3-21
منگل 6-جون۔ طلوع آفتاب 5-00

نواز شریف کو سزائے موت کا نوٹس

طیارہ سازش کیس میں سندھ ہائی کورٹ میں سرکاری اپلیں سماعت کے لئے منظور کرلی گئیں۔ سندھ ہائی کورٹ نے اپلیں سماعت کیلئے منظور کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ خصوصی عدالت نے ملزمان کو تعزیرات پاکستان اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت زیادہ سے زیادہ کی بجائے کم سزادی اور پھر وجہ بھی نہیں بتائی اور ٹھوس شہادتوں کو نظرانداز کیا۔ سپریم کورٹ فیصلے تعزیرات پاکستان اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ سزا دینی چاہئے تھی جو موت ہے۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ 12 جون سے اپیلوں کی روزانہ سماعت ہوگی۔ عدالت نے نواز شریف کے علاوہ دیگر بری کئے جانے والے ملزموں کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے۔

نواز شریف کا بائیکاٹ

نواز شریف اور سیف الرحمان پر ہیلی کاپٹر ریفرنس میں فرد جرم عائد کردی گئی۔ نواز شریف نے کیس کا بائیکاٹ کردیا اور فرد جرم پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ عدالت نے 9 جون کو استغاثہ کی شہادتیں طلب کرلیں۔ ماحول میں تلخی پیدا ہوئی۔ دونوں اطراف کے وکلاء میں تند و تیز جملوں کا تبادلہ ہوا۔ ماحول میں اس وقت کشیدگی پیدا ہوئی جب وکلائے صفائی نے ریفرنس کے شکستہ 50 صفحات دوبارہ فراہم کرنے' وکلاء' ملزمان اور انکے اہل خانہ کی مشترکہ ملاقات کی درخواستیں مسترد کردی گئیں۔ اس پر وکلائے صفائی یہ کہہ کر واک آؤٹ کرگئے کہ "یہ فیئر ٹرائل نہیں"۔ سیف الرحمان نے بھی دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ فاضل عدالت نے نواز شریف کی نئے وکیل سے ملاقات کی درخواست مسترد کردی۔ سرکاری وکیل فاروق آدم نے کہا کہ وکلائے صفائی ہر روز نیا وکیل لاکر تاخیری حربے استعمال کررہے ہیں۔ احتساب عدالت کے جج فرخ لطیف فیصلہ سنانے لگے تو وکلائے صفائی بائیکاٹ کرگئے۔

ترمیمی آرڈیننس

صدر مملکت نے انسداد دہشت گردی کا ایک ترمیمی آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت اب ڈپٹی اٹارنی جنرل اور سٹینڈنگ کونسل بھی درخواستوں کی پیروی کرسکیں گے۔

سزائے موت دلوادے جھکوں گا نہیں

سابق وزیراعظم اور اٹک جیل کے قیدی میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت مجھے سزائے موت دلوادے جھکوں گا نہیں۔ اقتدار میں آؤں یا نہ آؤں۔ حق بات کہنے سے گریز نہیں کروں گا۔ ہیلی کاپٹر ریفرنس فراڈ اور بوگس ہے۔ حکومت کو شرم کرنی چاہئے۔ ایک پیسہ بھی کرپشن ثابت کردیں تو سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔ اٹک جیل میں مجھے ہراساں کیا جارہا ہے۔

ہڑتال کا ساتواں روز

ٹیکس سروے کے خلاف ساتویں روز بھی کئی شہروں میں ہڑتال رہی۔ تاجروں نے لاہور سمیت کئی شہروں میں مظاہرے کئے۔ لاہور کے علاوہ سرگودھا' فیصل آباد' گوجرانوالہ' کراچی اور کوئٹہ سمیت کئی شہروں میں تاجروں نے جلوس نکالے۔ اور مساجد کے باہر اذانیں دیں۔

کراچی کی صنعتیں بند ہونے کا خطرہ

کراچی میں خام مال کی عدم دستیابی کی وجہ سے لاتعداد صنعتیں بند ہو گئی ہیں دو روز میں ہر طرف تالے پڑنے کا اندیشہ ہے۔ پاور لومز فیکٹریاں بھی آج ہڑتال کریں گی۔ ملتان میں 5 جون سے پہیہ جام کا اعلان۔

لاہور میں سٹاک مارکیٹ بند

لاہور میں سٹاک مارکیٹ دوسرے روز بھی بند رہی۔ 6 بروکر نادہندہ ہونے پر لاہور سٹاک مارکیٹ سے معطل کردیئے گئے۔ بینکوں نے حصص خریدنے سے انکار کردیا۔ مارکیٹ ڈائریکٹروں کے اجلاس میں تلخ کلامی ہوئی۔ کراچی سٹاک مارکیٹ نے لاہور مارکیٹ کی طرف سے کاروبار بند کرنے کی اپیل ٹھکرادی۔ کراچی میں 8 کروڑ سے زائد کا کاروبار ہوا۔ کراچی میں انڈیکس نو پوائنٹ بڑھ گیا۔

حل کی کوشش نہیں ہو رہی

بی بی سی نے بتایا ہے کہ تاجروں کا بحران حل کرنے کی کوئی کوشش نہیں ہو رہی۔ ریڈیو تہران نے بتایا ہے کہ لاہور میں ہڑتال کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ سیاسی اور مذہبی جماعتیں بھی ہڑتال کی حمایت کررہی ہیں۔

58 ہزار سے زائد فارم تقسیم

ملک کے تیرہ شہروں میں ٹیکس سروے کا کام شروع ہونے کے بعد سے اب تک 58 ہزار سے زائد فارم تاجروں میں تقسیم کئے جاچکے ہیں۔ جمعرات کے دن قریباً ساڑھے تیرہ ہزار فارم تقسیم کئے گئے۔ لاہور میں 3 ہزار' کراچی میں پونے تین ہزار' فیصل آباد میں ڈیڑھ ہزار' ملتان میں ایک ہزار اور سیالکوٹ' پشاور' راولپنڈی' اسلام آباد' کوئٹہ' حیدر آباد' گوجرانوالہ اور سرگودھا میں بڑی تعداد میں فارم تاجروں نے وصول کرلئے۔

پنجاب میں شدید طوفان بارش

پنجاب کے کئی شہروں میں جمعہ کی دوپہر اور سہ پہر کو شدید طوفانی آندھی آئی کئی گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں درخت اور دیواریں گر گئیں۔ کئی علاقوں میں بجلی بند ہو گئی۔ ربوہ میں 5 بجے بجلی بند ہوگئی جو اگلے روز دوپہر تک نہیں آئی۔ ربوہ میں ٹیلی فون کا نظام بھی بری طرح متاثر ہوا۔ 600 کے قریب فون بند پڑے ہیں۔

جاوید جبار وزیر اطلاعات بن گئے

چیف ایگزیکٹو کے مشیر جاوید جبار نے وزیر اطلاعات کے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ صدر مملکت نے ان سے حلف لیا۔ وہ بطور مشیر بھی اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے۔

پنجاب میں غربت مکاؤ پروگرام شروع

پنجاب میں غربت مکاؤ پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس پر 7-ارب 81 کروڑ روپے سے زائد اخراجات ہونگے۔ تمام رقم وفاقی حکومت ادا کرے گی۔ پہلی قسط جاری کردی گئی ہے۔ پروگرام جون 2001ء تک مکمل ہوگا۔ اس پر عمل درآمد ڈسٹرکٹ مینیجمنٹ کیٹیوں کے ذریعے ہوگا۔ پسماندہ علاقوں کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔

مسلم لیگ کے اختلافات ختم

مسلم لیگ نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لئے پارٹی اختلافات ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اٹک قلعہ میں نواز شریف سے چوہدری شجاعت حسین' حمزہ' اور شیخ آفتاب نے ملاقات کی۔ چوہدری شجاعت حسین نے اپنے گروپ کی طرف سے نواز شریف پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

فینسی جیولرز
خالص سونے کے زیورات
فون دکان 212868 محسن مارکیٹ
رہائش 212867 اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر : اظہر احمد۔ مظہر احمد

یرقان' نکسیر' لو لگنا
گرمی' لو لگنے' ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بد اثرات کیلئے SUMMER TONIC (100 Tabs) Rs.20/-
نکسیر' ناک سے خون پھوٹنا گرمی یا معمولی چوٹ سے خون آنے لگے EPISTAXIS CURE (4 Caps) Rs.25/-
یرقان۔ جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی کیلئے JAUNDICE CAPS (10 Caps) Rs.20/-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

داخلہ جاری ہے — ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا واحد بااعتماد ادارہ — داخلہ جاری ہے
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
طالبات کیلئے مخصوص وقت 5 تا 7 بجے شام
جدید کمپیوٹرز پر شارٹ کورسز، لانگ کورسز، ڈپلومہ کورسز، ہارڈ ویئر مکمل کورس، نیز ٹائپسٹ / سٹینو ٹائپسٹ / سٹینو گرافر کورس، اور ہر ملک کی ضرورت کے عین مطابق تیار کردہ سوفٹ ویئر پیکجز سکھانے والا واحد ادارہ ICC اپنے کرم فرماؤں کیلئے فیکس، ای میل، اور انٹرنیٹ کی سروس انشاء اللہ بہت جلد شروع کررہا ہے
رابطہ:۔ ریلوے روڈ بالمقابل گلی یونیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون (343)

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس-212764' گھر 211379